40389-اگرباقی ایام کافی نہ ہوں توکیاقضاء سے قبل شوال کے چھ روزے شروع کردے

سوال

اگر رمضان المبارک کے چھوڑے ہوئے روزں کی قضاء ہواور شوال کے چھ روزے رکھنے کے لیے مہینہ کے باقی ایام کافی نہ ہوں تو قضاء کے روزے رکھنے سے قبل شوال کے چھ روزے رکھنے جائزہیں ؟

پسندیدہ جواب

صحیح تو یہ ہے کہ شوال کے چھ روزوں کا تعلق رمضان کے روزوں کو پورا کرنے سے ہے اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویاکہ اس نے پورا سال ہی روزے رکھے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1164)

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا (ثم) حرف عطف ترتیب اور تعقیب پر دلالت کرتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے رمضان المبارک کے روزے مکمل کرنے ضروري ہیں (یعنی ادا اور قضاء کے اعتبار سے) پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تا کہ حدیث میں وارد شدہ اجرو ثواب حاصل ہوسکے .

اور جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو اس کے متعلق یہ کہا جائے گا کہ : اس نے رمضان المبارک کے کچھ روزے رکھے نہ کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے رمضان المبارک کے مکمل روزے روزے رکھے .

لیکن اگر انسان کو کوئی ایسا عذر پیش آجائے جس کی بنا پر وہ شوال کے چھ روزے شوال کے مہینہ میں قضاء کے سبب نہ رکھ سکے ، مثلا عورت نفاس کی حالت میں ہو اور وہ شوال کا سارا مہینہ ہی رمضان کے روزوں کی قضاء کرتی رہے تو وہ ذوالقعدہ میں شوال کے چھ روزے رکھ سکتی ہے کیونکہ وہ معذور تھی ، اور اسی طرح جسے بھی کوئی عذر ہو اس کے لیے شوال کے چھ روزے رمضان کی قضاء کرنے کے بعد ذوالقعدہ میں رکھنے مشروع ہیں ، لیکن وہ شخص جس نے شوال کے مہینہ میں بغیر کسی عذر کے شوال کے چھ روزے نہ رکھے اسے یہ اجرو ثواب حاصل نہیں ہوگا .

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

اگر عورت کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کا قرض ہو تو کیا وہ شوال کے چھ روزے قرض پر مقدم کرسکتی ہے یا کہ قرض کو چھ روزوں پر مقدم کرنا ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب عورت کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو تو وہ شوال کے چھ روزے قضاء کے روزوں سے قبل نہیں رکھ سکتی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے ...)

اور جس عورت کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو اس نے رمضان کے روزے نہیں رکھے تو اسے شوال کے چھ روزوں کا ثواب اسی وقت حاصل ہوگا جب وہ قضاء کے روزے مکمل کرے گی.

اگر فرض کرلیا جائے کہ قضاء میں ہی شوال کا مہینہ گزر جائے، مثلا عورت نفاس کی حالت میں ہو اور رمضان کا ایک روزہ بھی نہ رکھ سکے اور شوال میں قضاء کے روزے رکھنے شروع کیے تو وہ ذوالقعدہ سے قبل ختم نہ ہوسکے تو وہ شوال کے چھ روزے رکھے گی اور اسے شوال میں ہی روزے رکھنے کا ثواب حاصل ہوگا، اس لیے کہ یہاں تاخیر ضرورت کی بنا پر ہوئی ہے اور وہ (یعنی اس کا شوال میں چھ روزے رکھنا) مشکل تھا، تو اسے اجر حاصل ہوجائے گا. انتھی

دیکھیں : مجموع الفتاوي (19/20)

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (4082) اور (7863) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اس پر مستزاد یہ کہ رمضان کے روزوں کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہے. جس نے رمضان المبارک کے روزے کسی عذر کی بنا پر نہ رکھے ہوں بلکہ یہ تو ارکان اسلام کے ایک رکن کا جزء ہے، اور اسے چاہیے کہ وہ جتني جلدي ہوسکے عموم کے اعتبار سے نفلی اور مستحب فعل پر مقدم کرتے ہوئے اس کی قضاء کی ادائیگی کرکے اس سے بري الذمہ ہوجائے.

آپ سوال نمبر (23429) کے سوال کا بھی مراجعہ کریں.

واللہ اعلم.